



## سوال

(246) شراکتی کاروبار کی تقسیم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر نے اپنی وفات سے دس بارہ سال پہلے ایک شراکت نامہ تحریر کیا تھا، جس کی رو سے، یعنی مرحوم کی بیوہ، تین بیٹیاں اور ایک لے پاک یٹا "واحد اینڈ کمپنی" نامی فرم میں شریک کار ہیں اور ہم میں سے ہر ایک مقررہ فراہم کردہ سرمایہ کے مطابق نفع اور نقصان کے مالک ہیں اس کاروبار میں مرحوم شریک نہیں ہوئے، البتہ دکان ان کی تھی، جس میں کاروبار شروع کیا گیا۔ مرحوم کے تین بھائی اور ایک بہن بھی بقید حیات ہے۔ مرحوم کی دکان کے علاوہ جو جائیداد تھی وہ شرع کے مطابق تقسیم ہو چکی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان کی وفات سے شراکت نامہ میں تو کوئی ردوبدل نہیں کرنا پڑے گا، نیز دکان سے بھائیوں اور بہن کو بھی حصے لے گا یا اس کے وہی حق دار ہیں جنہیں وہ اپنی زندگی میں شراکت نامہ لکھ کر دے گئے ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ کاروبار کے لئے جو شراکت نامہ تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں متوفی شامل نہیں ہے، لہذا اس کی وفات سے شراکت نامہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کاروبار حسب معمول جاری رہے گا۔ اس کے نفع و نقصان میں صرف شرکاء ہی شامل ہوں گے، متوفی کے بھائی یا بہن اس میں قطعی طور پر شریک نہیں ہوں گے، کیونکہ شراکت نامہ میں انہیں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ دکان کا معاملہ کاروبار سے ذرا الگ حیثیت رکھتا ہے، اگر کمپنی نے دکان کو خرید لیا ہے اور وہ مرحوم کے نام نہیں ہے اگر تھی تو اسی کمپنی کے نام بہہ کر دی تھی تو اس صورت میں بھائیوں اور بہن کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اس سے کچھ حصے لے گا کیونکہ مرحوم کی وفات کے وقت وہ دکان مرحوم کی ملکیت تھی اور کمپنی اس میں صرف کاروبار کرتی تھی اور مرحوم کی زندگی میں دکان خرید کر کمپنی کے نام حق ملکیت منتقل نہیں ہوا تو اس کی حقیقت جداگانہ ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اسے تقسیم کیا جائے۔ بیوہ کو  $1/8$ ، بیٹیوں کو  $2/3$  اور باقی  $5/24$  بہن بھائیوں کا ہے۔ وہ اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بھائی کو بہن سے دو گنا ہے۔ سہولت کے پیش نظر اسے  $168$  حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بیوہ کو  $21$ ، بیٹیوں کو  $112$  اور بہن بھائیوں کو  $35$  حصے دیے جائیں، پھر بہن بھائیوں کو اپنے حصوں کو اس طرح تقسیم کریں کہ ایک بھائی کو دس اور بہن کو پانچ حصے دیے جائیں۔ واضح رہے اگر دکان مرحوم کی ملکیت ہے تو لے پاک مرحوم کی جائیداد سے قطعی طور پر محروم ہے، اسے کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ کاروبار میں وہ شریک رہے گا کیونکہ کاروبار کا مرحوم کی جائیداد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
معدن فتوى  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 270